یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جس علاقہ یا گاؤں میں صرف چند مسیحی خاندان یا مسیحی افراد ہیں۔ اگر وہاں اقلیتی ایم۔ این۔ اے حضرات میں سے کوئی بھی نہ پہنچا تو متذکرہ حلقہ کا اکثریتی ایم۔ این۔ اے بھی اقلیتی افراد کی ہرگز مدد نہیں کرے گا۔ یوں سیلاب کی ناگہانی آفت کی زد میں آئے ہوئے مسیحی بد نصیب افراد بے یارومددگار رہ جائیں گے۔ اور ان کے نزدیک وزیراعظم محمد نواز شریف کی رحم دلی اور فراخ دلی بے معنی ہوگی۔

سیلاب کے لیے مخصوص امدادی فنڈ کی پہنچ کی وجہ سے گزشتہ سیلابوں سے متاثرہ افراد کی کہی ان کہی کہانیوں کی صدائے بازگشت ہمیں سنائی دیتی ہے۔ جس سے دانستہ اور نادانستہ گھپلوں کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ یوں بعض مخالفین کے اس الزام کا جواب کیا دیا جائے، جو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ سیلابی امداد کی بجائے سیاسی امداد ہے۔ اور حکومت سے وفاداری کا سلسلہ استوار رکھنے کا صلہ ہے۔ اس سنگین الزام کے پیش نظر اور سیلاب سے متاثرہ مجبور افراد کے لیے صحیح معنوں میں ضروری ہے — کہ مالی امداد کی تقسیم کا کوئی صحیح طریقہ کار اپنایا جائے — امدادی کاموں کی نگرانی کی جائے۔ تقسیم کے بعد حسابات کی جانچ پڑتال کی جائے۔ کیونکہ امدادی کارروائیوں میں کسی بھی طرح کی کوئی بے احتیاطی اور بے انصافی اور بدنظمی سے حکومت کے مخالفین کو طنز و تنقید کے تیر چلانے کی کھلی چھٹی مل جائے گی اور حکومت کی تمام کارروائیوں کو عوام سے سند قبولیت نہیں ملے گی، جس کو حاصل کرنا کسی بھی حکومت کے لیے ضروری ہے۔

ریڈیو ویریتاس کے سامعین کا ایک اجلاس

ریڈیو ویریتاس (منیلا) نے اپنی اردو سروس کا آغاز ۱۴ اگست ۱۹۸۷ء کو کیا تھا۔ پانچ سال گزرنے پر ریڈیو ویریتاس کی اردو سروس کے کارپردازوں نے پاکستان میں اپنے سامعین سے ذاتی ملاقات کے لیے ۲۱ اگست کو لاہور (رابطہ منزل - وارث روڈ) میں ایک اجلاس کا اہتمام کیا جس میں اُردو سروس کی پروڈیوسر نوشین آہستر کے علاوہ مختلف شہروں سے "کافی تعداد میں" ریڈیو ویریتاس کے سامعین نے شرکت کی۔ اردو سروس کی Reception کے بارے میں معلومات کے ساتھ ساتھ پروگراموں کو مزید بہتر بنانے کے لیے شرکاء کی آراء معلوم کی گئیں۔

شرکاء نے اردو سروس کے پروگراموں میں "خطوط کے جواب" اور ڈرامہ "باجی مریم" کی بہت تعریف کی۔ آخر الذکر پروگرام میں باجی مریم کا کردار گلوریا مورس نے نہایت عمدگی سے ادا کیا ہے۔

(پندرہ روزہ کاتھولک نقیب، لاہور - ۱۶ تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۲ء)